رجسٹرڈ نمبر ۹۶۶

بشارت دی کہ اک بیٹا ہو تیرا
کروں گا دور اس مہ سے اندھیرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی

جو ہوگا ایکدن محبوب میرا
دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا
فسبحان الذی اخزی الاعادی

ہفتہ وار اخبار ہر جمعرات کو قادیان دارالامان ضلع گورداسپور پنجاب

بدر

ایڈیٹر ایم قاسم علی

جلد ۴ | یوم پنجشنبہ مورخہ ۲۷ نومبر ۱۹۱۶ء | نمبر ۳۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دارالامان کی خبریں

(۱) حضرت سیدنا خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کی طبیعت چند روز ناساز رہی۔ اب خدا کے فضل سے اچھے ہیں الحمد للہ

(ب) حضور کی تقاریر جلسہ سالانہ گذشتہ پر ہوئیں۔ پریس میں آگئی ہیں جلسہ سے پہلے ہی شائع ہو جائیگی ان شاء اللہ تعالیٰ

(۲) جلسہ سالانہ ۲۶-۲۷-۲۸-۲۹ دسمبر کو ہوگا سکریٹری جلسہ جناب مولانا مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب انتظام میں مصروف ہیں۔ احباب کو چاہیئے کہ اپنے اپنے مقامات پر چندہ کر کے جلد بھیجیں تاکہ آنے والوں مہمانوں کے متعلق انتظام میں مالی مشکلات نہ پیش آئیں۔

(۳) دارالیتامیٰ کی طرف بھی ہمارے احباب کی توجہ درکار ہے موسم سرما کا خیال رہے۔

اس گنہ پر مجھے مارا کہ گنہگار نہ تھا

حکیم محمد حسین صاحب بالفاظ جناب مولوی کنجی احمد صاحب مالابار "مرحوم" ۵ نومبر کے پیغام سے معلوم ہوا کہ زندہ بجسدہ العنصری موجود ہیں۔ جناب موصوف غالباً مالابار کی خفت مٹانے کے لیے خاکسار کی طرف متوجہ ہوئے ہیں۔ لیکن افسوس جنکی قسمت میں ناکامی لکھی ہو الھم من ولی ولا نصیر۔ حکیم صاحب مجھ ناکردہ گناہ پر یہ فرد جرم لگاتے ہیں کہ پہلے میرا عقیدہ اور تھا۔ اور اب اور ہے۔ اور اسکے ثبوت میں میری کتاب عقائد احمدیہ سے چند حوالے دیئے ہیں جو میں ناظرین کرام کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

۱۔ لامحالہ وہ مسیح اسی امت محمدیہ میں سے ایک فرد ہوگا۔

جواب۔ تو فرمایئے یہ کیونکر ثابت ہو گیا کہ میں حضرت مسیح موعود کو غیر نبی مانتا تھا۔ یہ تو میں اب بھی کہتا ہوں کہ مسیح موعود امت محمدیہ کا ایک فرد ہے اور اسی بات نے آپ کو شرف دیا کہ آپ منصب نبوت پر فائز ہوئے کیونکہ میرے عقیدے کے مطابق اب بجز نبی کریم کے امتی کے کسی کو نبوت نہیں مل سکتی یہی معنی ہیں خاتم النبیین کے۔

۲۔ آپکی نسبت قرآن مجید میں یستخلفنھم پیشگوئی ہے

جواب۔ یہی میں اب بھی کہتا ہوں۔ اگر اسکے علاوہ بعض اور آیات سے بھی مسیح موعود کی پیشگوئی نکلتی ہو تو یہ اس بات کا ثبوت نہیں کہ میں پہلے مسیح موعود کو نبی نہیں مانتا تھا۔ کیا خلافت اور نبوت میں مغائرت ہے؟ کیا آپ یاداؤد انا جعلناک خلیفۃ فی الارض بھول گئے۔ کیا یہ جمہور اہل اسلام کا مذہب نہیں کہ آنیوالا عیسیٰ نبی ہوگا۔ (یا تی عیسی بن مریم فی آخر الزمان علی شریعۃ محمد وھو نبی عبدالحی لکھنوی کتاب اجر الناس صفحہ ۸۵) پس اگر مسیح موعود کی آمد یستخلفنھم سے دکھائی جائے تو یہ کیونکر ثابت ہوگا کہ آنیوالا مسیح غیر نبی ہے؟

۳۔ مسیح موعود کے منکروں کو فاسق لکھا ہے نہ کافر۔

جواب۔ حکیم صاحب میری ساری عبارت پیش کیجئے میں مخالف کے مسلمات پر بحث کر رہا ہوں چنانچہ اسی بناء پر لکھا ہے کہ جو مومن کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کافر کہنے اس کے کافر ہونے پر سب کا اتفاق ہے۔ اور پھر دو آیتیں میں نے پیش کی ہیں (۱) من کفر بعد ذالک فاولئک ھم الفسقون (۲) من اظلم ممن کذب علی اللہ وکذب بالصدق اذ جاءہ الیس فی جھنم مثوی للکفرین۔

آپ نے ایک آیت کو تو نقل کیا اور مجھ پر اعتراض جڑ دیا کہ اے تو منکر کو صرف فاسق ہی کہا ہے۔ اور دوسری آیت کا ذکر تک نہیں کیا جو اسکے ساتھ میں نے لکھی ہے جس میں کافرین کا لفظ صریحاً موجود ہے۔ حکیم صاحب! خیانت بہت بڑا ظلم ہے آپکے خیال میں معمولی بات ہوگی۔ مگر خدا کے نزدیک بہت بڑی بات ہے۔ کیا کافر فاسق نہیں ہوتے۔ ضرور ہوتے ہیں۔ کیا سیدنا محمد رسول اللہ کے مخالفوں کو اللہ تعالیٰ نے فاسق نہیں فرمایا تو کیا اس سے استدلال جائز ہے۔ کہ سیدنا خاتم النبیین کے منکرین بھی فاسقین ہی ہیں۔ کافر ہی نہیں۔ غرض میں اگر فاسق لکھتا تو یہ اعتراض جائز نہ تھا۔ لیکن میں نے ساتھ ہی دوسری آیت لکھ کر بتا دیا ہے کہ فاسقین اور کافرین مراد ہیں۔

۴۔ ان فیوض کے وارث جو اولیاء اللہ کی صحبت سے ہوتا ہے

جواب۔ حکیم صاحب کیا انبیاء۔ اللہ کے اولیا نہیں ہوتے۔ ضرور ہوتے ہیں۔ تو پھر میرے اس فقرہ سے یہ آپ کیونکر استدلال کر سکتے ہیں کہ میں مسیح موعود کو غیر نبی قرار دے رہا ہوں۔

۵۔ غیر نبی پر صلوٰۃ جائز ہے۔

جواب اس سے میرا یہ مقصود ہے کہ جب غیر نبی پر صلوٰۃ جائز ہے تو نبی پر بطریق اولیٰ جائز ہوا پس میرے اس فقرے سے یہ استدلال نہ کیجیے کہ میں مسیح موعود کو نبی نہیں مانتا تھا۔

۶۔ مسلم کی حدیث پیش کر کے نبی کے معنے لغوی لیے ہیں۔ اور فضیلت عیسیٰ علیہ السلام پر جزوی تسلیم کی ہے۔

جواب۔ حکیم صاحب کی اس افترا سے میرا دامن پاک ہے میں نے نبی کے معنی خدا سے خبر پانے والا کر کے یہ بتایا ہے کہ مسیح موعود کے بارہ میں جب نبی کا لفظ استعمال کرتے ہیں تو اس سے بجز اسکے ہمارا کچھ مفہوم نہیں ہوتا کہ آپ کو خبر پانے والا مانتے ہیں۔ ضمناً شریعت نہیں مانتے۔ فنافی الرسول کا مقام کہنے سے میری یہ مراد ہے۔ کہ مسیح موعود کی نبوۃ کوئی الگ نبوت نہیں بلکہ محمدی نبوت ہی ہے۔ جو میرا یہ عقیدہ گزشتہ خطبہ الہامیہ میں بھی ظاہر ہوا ہے۔ اور اب بھی میرا یہ ایمان ہے کہ خاتم النبیین کے بعد کوئی پرانا نبی نہیں آسکتا ہے نہ نیا نبی۔ ہاں نبی کریم میں ہو کر محمدی نبوت حاصل ہو سکتی ہے۔

دوسری بات آپنے یہ لکھی ہے کہ میں عیسیٰ علیہ السلام پر مسیح موعود کی فضیلت جزوی مانتا ہوں اور اسکا ثبوت میری یہ عبارت ہے۔

عیسیٰ علیہ السلام سے افضل اسلیے کہ جب مثیل موسیٰ (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) موسیٰ علیہ السلام سے افضل ہیں تو ان کا خلیفہ ملحاظ خیر الامم موسوی خلیفہ سے افضل ہوگا۔ اور ابن سیرین کا قول ہے افضل من بعض الانبیاء اور جب حضرت ابوبکر و عمر امام حسینؑ سے افضل سمجھے جاتے ہیں تو یہ کیوں افضل نہ ہوں۔ جزوی فضیلت از روئے نسب سیدنا امام حسینؑ کی مقبول ہے۔

میں نے اس عبارت کو دو چار بار پڑھا ہے میں نہیں سمجھ سکا کہ میرے کسی فقرے سے یہ ثابت تو کیا ہوتا ہے اشتباہ بھی پڑ سکتا ہے کہ مسیح موعود کی فضیلت عیسیٰ علیہ السلام پر جزوی مانتا ہوں۔ بلکہ میں تو یہ بیان کر رہا ہوں کہ جیسے مثیل موسیٰ (سیدنا محمدؐ) حضرت موسیٰ سے افضل ہیں ایسے ہی مثیل موسیٰ کا خلیفہ (مسیح موعود) موسیٰ کے خلیفہ سے افضل ہے اب جبکہ یہ مسلمہ فریقین ہے کہ نبی کریم حضرت موسیٰ سے کلی فضیلت رکھتے ہیں تو آں حضرت کا خلیفہ (مسیح موعود) بھی حضرت موسیٰ کے خلیفہ پر کلی فضیلت رکھے گا۔ میرے آخری فقرے میں "جزوی فضیلت" کا لفظ ہے۔ جسے آپنے الگ دکھا کر سطر کو ختم کر دیا ہے۔ تا لوگ اس سے دھوکہ میں پڑ جائیں۔ کہ اسکا تعلق پچھلی عبارت سے ہے۔ حالانکہ اسطرح بے معنی ہو جاتی ہے میں نے تو یہ لکھا۔ کہ "جزوی فضیلت از روئے نسب سیدنا امام حسینؑ کی مقبول ہے"

یعنی ابوبکر و عمر امام حسینؑ سے افضل ہیں۔ اور جب حضرت مسیح موعود بالفاظ ابن سیرین بعض انبیا سے بھی افضل ہے۔ تو ابوبکر و عمر سے بھی افضل ہیں۔ جو غیر نبی ہیں اور ابوبکر و عمر امام حسینؑ سے افضل ہیں۔ تو مسیح موعود کو لا محالہ امام حسین سے افضل ماننا ہوگا۔ البتہ از روئے نسب امام حسینؑ کو ایک شرف حاصل ہے۔ اسکا انکار نہیں میرے اس مفہوم کو آپ بدلا کر کچھ اور معنی اس عبارت سے ہرگز پیدا نہیں کر سکتے جزوی فضیلت ایک غیر نبی کو نبی پر ہو سکتی ہے۔ مثلاً ایک شخص اعلیٰ درجہ کا صناع ہے تو وہ اس پہلو سے ایک نبی پر جزوی فضیلت رکھتا ہے۔

آخیر میں آپ نے مجھ سے دو سوال کیے ہیں۔

پہلا سوال یہ ہے کہ میں نے معیار الصادقین میں لکھا ہے "ہر نبی کا زمانہ وہی نہیں ہوتا جتنی دیر وہ زندہ رہے۔ بلکہ دوسرے نبی کے آنے تک اسکا دور ہوتا ہے۔ تو کیا اب مسیح موعود جو نبی آگئے تو آنحضرت کا دور ختم ہو گیا۔

جواب ہرگز نہیں ختم ہوا۔ میں مسیح موعود کو نبی کریم سے الگ نہیں سمجھتا بلکہ جیسا کہ آپنے ایک غلطی کے ازالہ میں لکھا ہے۔ آپ کو بروزی طور پر وہی نبی خاتم الانبیا (صفحہ ۷ ایک غلطی کا ازالہ) مانتا ہوں حضور فرماتے ہیں۔

بہر حال محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہی نبی رہا نہ اور کوئی یعنی جبکہ بروزی رنگ میں تمام کمالات محمدی مع نبوت محمدیہ کے میرے آئینہ ظلمت میں منعکس ہیں۔ تو پھر کونسا الگ انسان ہوا جس نے علیحدہ طور پر نبوت کا دعویٰ کیا۔

اور خطبہ الہامیہ میں ارشاد ہوتا ہے۔

من فرق بینی وبین المصطفیٰ فما عرفنی وما رائی۔

بنا بریں وجوہات مسیح موعود کی بعثت۔ نبی کریم کی بعثت ثانیہ ہے اسلیے آپ کا دور ختم نہیں ہوا۔

دوسرا سوال۔ آپنے مجھ سے یہ کہا ہے کہ کسی مسلمان کو کافر و مشرک کہنے سے جو کفر یا شرک قائل کی طرف رجوع کرتا ہے۔ وہ کفر عملی ہے۔ یا اعتقادی۔

جواب مہربانی من اس کا جواب آپ اپنے امیر مولوی محمد علی صاحب سے دریافت کیجیے۔ جو جواب وہ دیں اُس سے مجھے اطلاع بخشیں۔ اگر میرا اس سے اختلاف ہوا تو میں بفضل عرض کروں گا۔ (اکمل)

درخواست دعا

برادرم حاجی عبدالقدوس صاحب بتاجہاں نوری کوعرصہ سے بخار کی شکایت تھی۔ علاج کے لیے لکھنؤ گئے ہوئے تھے وہاں جاڑا آنے لگا۔ ایک آنکھ پک گئی جسمیں شگاف دینے سے سخت تکلیف ہوئی۔ غرض آئے دن کے رونگی رہتے ہیں۔ احباب

(باقی صفحہ ۴ کالم ۳ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فاروق

قادیان دارالامان مورخہ ۲۷ نومبر ۱۹۱۹ء

یاتون من کل فج عمیق

قادیان ابھی تک ایک گاؤں ہی ہے۔ باقاعدہ طور پر قصبہ بھی شمار نہیں ہوتا۔ تاہم آج سے چالیس سال پہلے اسکی جو حالت تھی اسکا اندازہ یہاں پر ایک آنجوالا ہی کر سکتا ہے۔ اسوقت ایک پاک نفس کا یہ پیشگوئی کرنا کہ یاتون من کل فج عمیق۔ یہاں دور دور علاقوں سے لوگ آئینگے۔ کب کسی کی سمجھ میں آسکتا تھا۔ جبکہ یہ شہر نہ تو تجارتی منڈی تھا۔ (نہ اب تک ہے) ریلوے اسٹیشن نہ اسکے پاس۔ نہ محکمہ کا دارالمقام۔ نہ یہاں کے باشندوں میں کسی قسم کا کمال۔ نہ یہاں کسی صنعت کا شہرہ۔ نہ علمی چرچا۔ غرض کچھ بھی نہیں۔ بلکہ میں کہہ سکتا ہوں کہ مکہ معظمہ کو تو ایک خصوصیت حاصل ہو چکی تھی کہ وہ سارے عرب کا مسلمہ مرکز و معبد تھا۔ اور ابو الانبیاء کا بنایا ہوا ایک بیت العتیق موجود۔ لیکن یہاں کچھ بھی نہ تھا۔ سوا اسکے کہ خدا تعالیٰ نے ایک پاک وجود کو اس میں پیدا کیا اسکو اپنی رحمت سے نوازا۔ اپنی بارگاہ علیٰ میں قرب عطا کیا اور حکم دیا کہ تو محض میرے لیے دنیا سے قطع تعلق کر تا ہے۔ اسلیے میں دنیا اور دنیا والوں کو تیری طرف رجوع کروں گا اور اس کثرت سے لوگ تیری طرف آئینگے کہ راہوں میں گڑھے پڑ جائینگے۔

خدا کے برگزیدہ مسیح موعود کا یہ زندہ اور ہر روز نئی شان نئی شوکت سے پورا ہونے والا نشان۔ ہم وابستگان دامن مہدویت تو صبح و شام اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں۔ مگر جن لوگوں کو یہ سعادت حاصل نہیں انکو مژدہ ہو کہ اس خدا کے قدیری قدرت کا جلوہ دیکھنے کے لیے وہ جلسہ سالانہ پر تشریف لائیں جو حسب اعلان ۲۶-۲۷-۲۸-۲۹ دسمبر کو منعقد ہوگا۔

وہ یہاں ہزاروں اللہ والے سربسجود دیکھینگے جنکو میرے ہادی۔ میرے رہنما کی قوت قدسیہ نے جذب کیا اور جنھوں نے صداقت کے لیے اپنے اعزا اقربا کو چھوڑ دیا وہ دیکھیں کہ اس قدسی نفس محی الاسلام والمسلمین کے گرد انکی کتنی تعداد میں محض خدا کے لیے یہاں جمع ہیں اور اپنے اجتماع سے یاتون من کل فج عمیق کی پیشگوئی کی تصدیق کر رہے ہیں۔

یوں تو دنیا میں سینکڑوں میلے لگتے ہیں اور ہزارہا آدمی جمع ہوتے ہیں مگر اس پیشگوئی کے ماتحت محض خدا اور اسکے دین کے لیے جمع ہونے والے ہر جگہ نہیں پائے جاتے اور نہ ان میں یہ روح کام کرتی دکھائی دیتی ہے جس کی نظیر صحابہ کرام کے سوا اور کہیں نہیں مل سکتی۔

میرے دوستو! تم نے دنیا میں بہت کچھ دیکھا اور دیکھو گے۔ آؤ ایک سفر خدا کے لیے بھی کر لو۔ اور چند روز اس تحقیق میں خرچ کر کے عند اللہ سرخرو ہو جاؤ کہ قادیان کیوں مہبط روح الامین ہوا اور کیا ہدایت و پیغام ہے۔ جو

احمد آخر زماں نام من است
آخری جامے ہمیں جام من است

کہنے والا تمھارے لیے لایا۔ اور جسے قبول کرنا تمھیں اپنی نجات کے لیے از بس ضروری ہے۔

غالباً مجھے اپنے دوستوں سے یہ تحریک کرنے کی ضرورت نہیں کہ وہ اس جلسہ کو کامیاب و کامراں بنانے میں ہر طرح سے ساعی ہوں۔ البتہ یہ ضرور کہوں گا۔

دریاب گر صاحبدلی غافل مشو گر عاقلی
شاید کہ نتواں یافتن دیگر چنیں ایام را

بقایا دار اپنا اپنا بقایا صاف کریں اور توسیع اشاعت میں کوشش ہو۔

(مینجر)

بنی تمیم کا وفد اور حضرت حسان کا شاعرانہ کمال

حسان کی بدیہہ گوئی اور ان کے شاعرانہ کمال کا جوہر اس روز کھلا جس دن دربار نبوی میں بنی تمیم کا وفد آیا۔ یہ لوگ نہایت جاہل۔ گنوار۔ بیباک اور خود پرست تھے۔ ان کا ستر اسی آدمیوں کا گروہ مسجد نبوی میں یک بیک گھس پڑا۔ آپ گھر کے اندر تھے۔ ان لوگوں کے سرغناؤں نے زور زور سے چلانا شروع کیا۔ "محمد باہر نکلو۔ ہم اسلیے آئے ہیں کہ خود ستائی میں ہمسے تم سے مقابلہ ہو جائے۔ اسی لیے ہم اپنے خطیب اور شاعر کو بھی ساتھ لیتے آئے ہیں۔" آپ نکل آئے اور ان گستاخ بدتمیزوں کے مجمع میں بیٹھ گئے۔ اب ان کا سردار اقرع اٹھا اور کہنے لگا "خدا کی قسم میری مدح انسان کو بادیتی ہے اور جو بگاڑ دیتی ہے" آپ نے فرمایا۔ "یہ تو خدا کا کام ہے"۔ انھوں نے کہا "ہم سب سے زیادہ معزز ہیں" آپ نے فرمایا "تم سے زیادہ معزز یوسف بن یعقوب تھے" یعنی یوسف علیہ السلام مصر کے سیاہ و سفید کے مالک ہو گئے تھے۔

اب انھوں نے کہا اچھا تو اب ہمارے شاعر اور خطیب کو اجازت دو۔ آپ نے انکی درخواست منظور فرمائی۔ اور ان کے خطیب عطارد نے کھڑے ہو کے یہ تقریر کی "تعریف اس خدا کی جو ہم سے افضل اور تعریف کا اہل ہے۔ وہی ہمیں جس نے بادشاہ بنایا۔ اہل مشرق میں ہمیں سب سے معزز کیا۔ ہمیں بے حد دولت دی۔ جسکو ہم فیاضی سے خرچ کرتے ہیں۔ لوگوں میں ہمارا مثل نظیر نہیں کیا ہم آدمیوں کے سردار اور ان میں صاحب فضل نہیں ہیں؟ الغرض جس کسی کو دعویٰ ہو ہمارے سامنے آئے اور جسطرح ہمنے اپنی فضیلتیں گنوائی ہیں وہ بھی گنوائے۔ حالانکہ اگر ہم چاہیں تو ابھی اپنی اور فضیلتیں بھی پیش کر سکتے ہیں۔ لیکن ہمیں لاف زنی کرتے شرم آتی ہے۔ اب میں جو کچھ کہنا تھا کہہ چکا۔ اور جس کو دعویٰ ہو ہمارے قول سے اچھا قول ہمارے حالات سے اچھے حالات پیش کرے"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عطارد یہ کہکر بیٹھ گیا۔ اور اُس کا جواب دینے کے لیے ثابت بن قیس کھڑے ہوئے۔

ثابت کا یہ خطبہ تھا "حمد اُس خدا کی جس نے آسمان و زمین پیدا کیے۔ اُنہ کا اپنا حکم جاری کیا۔ اور اپنی کرسی اور اپنے علم کو وسعت دی۔ اور جو کچھ ہوتا ہی اُسی کے علم و فضل و کرم اور اُسی کی قدرت سے ہوتا ہی۔ اُس کی قدرتوں میں سے ایک یہ ہی۔ کہ اپنی مخلوق میں سے ہمارے لیے ایک پیغمبر مبعوث کیا۔ جو حسب میں اُن سے افضل باتوں میں اُن سے سچا۔ اور رائے میں اُن سب سے اچھا ہی۔ پھر اُس پیغمبر پر ایک کتاب نازل کی۔ اور اپنی خلقت کا اُسے امانت دار قرار دیا۔ لہذا وہی وہ شخص ہی جسے اللہ نے سارے عالم میں سے برگزیدہ کیا۔ پھر اُس نے لوگوں کو ایمان کی طرف بلایا۔ تو اُسکی قوم اور اُسکے قرابت داروں میں سے مہاجرین نے اُس کو قبول کیا۔ جو نسب میں افضل ہیں اُن کے چہرے سب سے زیادہ روشن ہیں۔ اور اُن کے اعمال سب سے زیادہ اچھے ہیں۔ پھر اسکے بعد سارے اہل عرب سے پہلے جن لوگوں نے پیروی رسولؐ کی۔ اور اُن کی دعوت حق قبول کی۔ وہ ہم گروہ انصار ہیں۔ لہذا ہم خدا کے انصار اور اُس کے رسول کے وزرا ہیں۔ اور جو لوگ جبتک ایمان نہ لائیں اور لا الہ الا اللہ نہ کہیں ہم اُن سے لڑتے رہیں گے۔ اور جو کوئی خدا اور اُس کے رسول پر ایمان لائیگا اُس کا مال اور خون ہم پر حرام ہی۔ اور جو خدا و رسول سے انکار کرے گا۔ اُس پر خدا کی راہ میں جہاد کریں گے۔ اور اُسپر جہاد کرنا ہمارے لیے کوئی دشوار کام نہیں ہے۔ میں یہ کہتا ہوں اور تمام مومنین و مومنات کے لیے درگاہ الٰہی میں دعائے مغفرت کرتا ہوں"

یہ تقریر ختم ہوئی تو بنی تمیم کا شاعر زبرقان اُٹھا اور اپنی قوم کی فضیلت میں مدح خوانی کرنے لگا جب وہ اپنے اشعار سنا چکا تو آنحضرت صلعم نے حسان کو بلوایا۔ اور مسجد میں ایک منبر رکھوا کر حکم دیا کہ اس پر بیٹھ کے جواب دیں۔ حسان نے فی البدیہہ اسی بحر اور قافیہ میں بہت سے اشعار سنائے۔ جس کو سنکر بنی تمیم متحیر ہو گئے۔ عطارد سے نہ رہا گیا اُٹھ کھڑا ہوا۔ اور ایک قطعہ اپنی فضیلت میں پڑھا۔ حسان نے اُن شعروں کا بھی برجستہ جواب دیا۔ یہ سب کاروائی دیکھکر بنی تمیم میں سے اقرع کہنے لگا "یہ تو شخص واللہ برگزیدہ معلوم ہوتا ہے۔ اسکا شاعر ہمارے شاعر سے زیادہ سخن آفریں ہی۔ اور اُسکے خطیب و شاعر کی آواز سے زیادہ بلند ہی۔ یہ کہہ کے اُس نے آنحضرت صلعم کی طرف دیکھا اور کہا کہ محمدؐ کچھ دلواؤ۔ یہ آپکے بقدر حیثیت عطا کیا۔ مگر اُس نے کہا ابھی اور دو۔ آپ نے اور دیا۔ اور اقرع بولا "خدا کی قسم یہ سردار عرب ہیں"۔ اس کے بعد یہ سب لوگ مسلمان ہو گئے۔ چند روز یہاں ٹھہر کے قرآن اور عقائد دین کی تعلیم پائی۔ اور گھر جانے لگے تو آپنے اور زاد راہ عنایت فرمائی۔ کپڑے پنھائے۔ کچھ نقد دیا۔ وہ سب خوش خوش اپنے گھروں کو واپس گئے۔

ابوالعتاہیہ کا مُباحثہ ثمامہ سے

ایک دن مامون رشید کے سامنے ابوالعتاہیہ نے ثمامہ سے مسئلہ اجبر کے متعلق کچھ سوال کیا۔ مامون نے کہا "جاؤ اپنی شاعری کرو۔ تم کو ان باتوں سے کیا تعلق ہے؟" عرض کیا "اگر ناگوار خاطر نہ ہو تو امیر المومنین مجھے ان سے پوچھنے کی اور ان کو جواب دینے کی اجازت دیں"۔ مامون نے اجازت دی اور ابوالعتاہیہ نے ثمامہ سے کہا "میں اس بات کا قائل ہوں کہ بندے برا یا بھلا جو کام کرتے ہیں وہ من جانب اللہ ہوتا ہی اچھا اب دیکھو میں اپنے ہاتھ کو ہلاتا ہوں بتاؤ اسکو کس نے حرکت دی؟" ثمامہ بولا "اس شخص نے جس کی ماں فحبہ زانیہ ہی"۔ ابوالعتاہیہ نے برافروختہ ہو کر مامون سے کہا "امیر المومنین دیکھیے۔ خدا کی قسم اس نے مجھے گالی دی"۔ ثمامہ بولا "امیر المومنین بخدا اس کے پاس جواب نہیں ہی"۔ مامون اس سوال و جواب پر بے اختیار ہنسنے لگا۔ اور ابوالعتاہیہ کی طرف دیکھکر بولا "میں نے تم سے پہلے ہی کہدیا تھا کہ اپنی شاعری کرو۔ اور ان باتوں میں نہ پڑو۔ جن سے تم کو تعلق نہیں"۔ اس کے بعد ابوالعتاہیہ دربار سے باہر ثمامہ سے ملا تو پوچھا "کیا تمھارے نزدیک وہی فحش اور بیہودہ جواب کافی ہی؟" ثمامہ نے کہا "سب سے بہتر کلام وہ ہوتا ہی جو گفتگو ختم کر دے۔ بُرے کو سزا دے۔ اور اپنا غصہ مٹا دے اور جاہل پر کامیاب کر دے"۔

ابوالعتاہیہ کی حاضر جوابی

ابن ابی داؤد کے پیرو ابوشعیب نے ابوالعتاہیہ سے پوچھا "قرآن مخلوق ہے یا غیر مخلوق"؟ یہ اُس عہد کا بڑا پر فتن مسئلہ تھا۔ جس نے بڑے بڑے ائمہ حدیث کو مبتلائے عذاب کر دیا۔ ابوالعتاہیہ نے اُس سے سوال کیا "تم اللہ کے متعلق پوچھتے ہو یا غیر اللہ کے متعلق؟" ابوشعیب نے کہا "غیر اللہ کے متعلق"۔ یہ سنکر ابوالعتاہیہ خاموش ہو رہا۔ ابوشعیب بار بار پوچھتا تھا اور وہ خاموش تھا آخر عاجز ہو کر ابوشعیب نے کہا "تم جواب کیوں نہیں دیتے؟" بولا "جواب تو میں نے تمھیں دیدیا۔ خدا نے تمھیں گدھا بنایا ہو تو میں کیا کروں؟"۔

خود میاں فضیحت دیگراں نصیحت

ہم نے حضرت مسیح موعود کے اشعار جو ابھی تک بقول پیغام پریس نہیں آئے۔ پیغام لاہور سے نقل کیے تھے اور ساتھ ہی یہ لکھدیا تھا کہ پیغام بتائے کہ ان اشعار کا مسودہ کہاں سے لیا۔ پیغام نے بتایا ہی کہ حضرت اقدس کے مکتوبات سے۔ ہم جہاں تک سمجھتے ہیں اور جانتے ہیں یہ امر خلاف واقعہ ہی۔ حضرۃ اقدس کی عادت مبارکہ نہ تھی کہ اپنے اشعار مکتوبات میں بھجوائیں ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ کسی سے مسودہ قلمی مگیا۔ سو ایسے تمام کاغذات یہاں موجود تھے۔ ایک بار راجہ محمد منظور الٰہی صاحب کو صاف کرنے کیلئے دیئے گئے پھر اُنھوں نے ظاہر کیا کہ میں نے سب واپس کر دیئے۔ مگر اب معلوم ہوتا ہے کچھ کاغذات نہیں دیئے گئے جو اب آہستہ آہستہ چھپ رہے ہیں خیر کچھ بھی ہو۔ اور جیسی صورت بھی ہو انکی اشاعت سے ہمیں خوشی ہی مگر معاصر کا ہمیں یہ نصیحت کرنا کہ صحیح لکھے جائیں بے محل ہی۔ "تا دقیقہ خواہیم عمل پیرا ہو" پیغام میں چھپا ہی۔ "دل من مے تپد چوں سیماب" حالانکہ صحیح "دل من مے تپید" ہے۔ اور نہ مصرع غیر موزوں ہو جاتا ہے۔ افسوس ہی کہ کاتب فاروق نے "مے تپید" لکھدیا جسکی تصحیح کر لینا

القرآن فی رمضان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ اُس درس کے نوٹ ہیں جو مکرم حافظ روشن علی صاحب نے اس ماہ رمضان میں دیا۔ یہ نوٹ کے وقت قاضی اکمل صاحب نے لکھے ہیں۔ نظر ثانی نہیں ہو سکی۔ تاہم۔ ہم امید کرتے ہیں کہ اسمیں معارف اور حقائق قرآنیہ کا ایک کثیر حصہ ہے۔ اور احباب کرام اس سے فائدہ اُٹھائیں گے۔ (ایڈیٹر)

پہلا روزہ

(۱) قرآن کریم کے الفاظ کا بھی ثواب ہے۔

(۲) قرآن کریم میں جو مومنوں کی صفات بیان کی ہیں وہ اپنے اندر پیدا کرو۔

(۳) اعوذ پڑھنے کی یہ وجہ ہے کہ جہاں خزانہ ہو وہیں چور کا بھی خطرہ ہوتا ہے۔ پس شیطان کے حملہ کی مدافعت کرنی ضروری ہے۔

(۴) بسم اللہ میں رحمانیت کے احسانات کو جتایا ہے تا انسان خدا کا محب بنے اور رحیمیت میں بتایا کہ اعمال صالح ضائع نہ ہونگے۔ انسان محبوب بنے گا۔

(۵) الحمد للہ۔ ایک عرضی ہے جس کے ذریعے سے خدا کے دربار میں جانا چاہیئے۔ اس میں خدا کی اتم الصفات سے چاہا گیا ہے۔ کہ ہم منعم علیہم ہوں مگر یہود و نصاریٰ کا رویہ اختیار نہ کریں۔ خصوصاً جو انھوں نے مسیح کے بارے میں اختیار کیا۔ آمین کے معنی دعا قبول کر۔

(۶) الٓمٓ۔ خدا کے صفات کو بطور اختصار بیان کیا ہے

(۷) ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ ۝ تا وَمِنَ النَّاسِ میں بتایا ہے کہ کلام مجید سے کون کون لوگ فائدہ اوٹھا سکتے ہیں اور کون محروم رہتے ہیں۔

(۸) یُغْشٰی بَصَرُہٗ کے معنی دل کے اندھے کے بھی آنکھوں کے اندھے۔

(۹) اَوْ کَصَیِّبٍ۔ اوگڈی صیب جس پر بارش ہو رہی ہو۔

(۱۰) صواعق۔ جمع صاعقہ جلا دینے والی بجلی۔

اس رکوع میں خدا تعالیٰ نے منافقین کی صفات بیان کیے۔ دو مثالیں دی ہیں پہلی مثال کا تعلق کفار سے ہے اور دوسری کا منافقین سے۔

پہلی مثال کا تو یہ مطلب کہ نبی کریم نے آکر آگ روشن کی۔ مگر لوگوں نے اپنے حواس سے فائدہ نہ اُٹھایا۔

دوسری مثال میں منافقین کا حال دکھایا ہے۔ کہ یہ لوگ شکر نہیں کرتے۔ قریب ہے کہ یہ بھی کفار میں شامل ہو جائیں

(۱۱) اس رکوع میں نبی کریم کی سچائی کے ثبوت میں قرآن مجید کا بے مثل ہونا پیش کیا ہے۔ خدا کے علم کے برابر کسی کا علم نہیں۔ پس خدا نے اپنے علم کی گواہی دی ہے جب تم اس علم کا مقابلہ نہیں کر سکتے تو مان لو کہ اس علم کا سرچشمہ ذات خداوندی ہے۔

(ب) فاتقوا النار۔ عرب میں جنگ کو آگ سے تعبیر کرتے تھے۔ اور اب تو جنگ ہو ہی آگ گئی ہے۔ اسکے مقابلہ موسموں کو فتوحات ملکی کی بشارت دی۔

(ج) واتوا بہ متشابھا۔ ایک معنی تو اس کے حضرت مسیح موعود نے کیے ہیں۔ کہ عبادات الٰہی کی لذت جنت کے پھلوں سے حاصل ہو گی۔ (۲) حضرت خلیفۃ المسیح اول فرمایا کرتے کہ ملک پر ملک فتح کرتے جائینگے۔ (۳) میرے نزدیک یہ بھی معنی ہیں کہ لوگ تو جہالت یوں کرتے ہیں کہ پہلے زد و شور سے پھر کم تو بھی۔ مگر خدا کے حضور میں برابر انعام پاتے رہینگے۔

(۱۲) (ا) اھبطوا۔ یہاں سے تمہیں چلے جاؤ

(ب) اس رکوع میں اس علمی معجزہ کی جو نبی کریم کو دیا گیا ہے نظیر دی ہے۔ کہ دیکھو عالم کا علم دیکھکر بعد روحیں مان گئیں۔ اسی طرح اس آدم (حضرت محمد رسول اللہ) پر تم ایمان لاؤ۔ اور اس کا علم مان جاؤ بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ جب آدم کو خود سکھایا تو پھر امتحان میں اس کا پڑنا کوئی عجوبہ نہیں۔ مگر یہی ثابت کرنا تھا کہ جس کو خدا علم دے وہی عالم ہو سکتا ہے۔

(ج) اس میں یہ بتایا ہے کہ پہلے جب مامور آتا ہے تو اس کی ضرورت کو تسلیم نہیں کیا جاتا۔ لیکن آخر زمانہ سوال لیتا ہے۔ کہ اسکی ضرورت تھی۔

(د) ھٰذِہِ الشَّجَرَۃَ سے مراد میرے نزدیک کونشہ کا درخت ہے۔

۱۳۔ نبی کریم چونکہ حضرت موسیٰ کے مثیل ہیں۔ اور آپکی امت موسوی امت کے مثیل ہے۔ اسلیے یہ ذکر فرمایا۔ اسرائیل کے معنی اللہ کا بہادر سپاہی۔ چونکہ نبی کریم بھی پہلوان رب جلیل ہیں اسلیے مسلمان بھی بنی اسرائیل ہیں۔

(۲) فرقان وہ نشان جس سے نبی اور غیر نبی فرق ہو جاتا ہے

(۳) بارئکم تمہاری روحوں کا پیدا کرنے والا۔

(۴) وظللنا علیکم الغمام سخت دھوپ کے وقت بادل بھیجدیا۔

(۵) المن سے مراد روٹی۔ سلویٰ سے مراد سالن

(۶) حطۃ گناہ جھڑ جائیں۔

(۷) سنزید المحسنین ترقی دینگے نیکوکاروں کو

(۸) رجزًا من السماء۔ رجز کے معنی طاعون بھی چیز کے لیے بھی من السماء لاتے ہیں۔

(۹) فوم کے معنی لہسن گیہوں کو بھی کہتے ہیں۔

(۱۰) والمسکنۃ بے دست پائی۔ اتستبدلون وہ در اصل فوجی زندگی۔ (سلطنت) چھوڑ کر۔ کاشتکار بننا چاہتے تھے۔

(۱۱) نصاریٰ۔ نصرانی کی جمع۔ ناصرہ گاؤں کی طرف نسبت کرنے کی وجہ سے۔ جیسے احمدیوں کو قادیانی کہتے ہیں۔ دوم انصار اللہ ہونے کی وجہ سے۔

(۱۲) صابی ایک قوم ہے جو ابراہیم یحییٰ علیہ السلام کو مانتے ہیں۔ پھر انکا اطلاق اسپر بھی ہوتا ہے جو دین سابق سے پھرا ہوا سمجھا جائے۔

(۱۳) امن باللہ۔ ایمان کی ابتدا ہے اور الیوم الآخر ایمان کی انتہا ہے۔ دوسری سب باتیں اسمیں آگئیں اعمال صالحہ بھی وہی ہو سکتے ہیں جو خدا بتائے اپنی کتاب میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بنیائے ذریعے)

(۱۴) رفعنا فوقکم الطور - یہ لوگ طور کے دامن میں کھڑے کیے گئے تھے - زلزلہ آنیکی وجہ سے ایسا معلوم ہوتا تھا - کہ پہاڑ انپر گرنا چاہتا ہے -

(ب) ظرف بول کر مظروف مراد لیا جاتا ہے - پس طور پر جو کلام اترا - اس کا بوجھ لادنا مراد ہے - کونوا قردۃ میں یہ بتایا کہ لوگ رسومات کے پیچھے پڑکر صرف نقال رہ گئے تھے -

(۱۵) ذلول - سدھائی ہوئی - مصر میں چونکہ گائے کی پرستش ہوتی تھی - اسلیے بنی اسرائیل بھی متاثر تھے اس عظمت کو گنوانے لیے ذبح بقر کا حکم دیا -

(۱۶) اذ قتلتم - تکتمون سے معلوم ہوتا ہے (صیغہ مضارع) کہ یہ نبی کریم کے وقت کا واقعہ ہے - چونکہ ولکم فی القصاص حیوۃ صحیح ہے اسلیے کذلک کی اللہ الموتی - سے اس قتل نفس کا قصاص مراد ہے - جو یہود سے لیا گیا -

(۱۷) عصیٰ ربکم سے مراد عصیان شریعت ربکم ہے -

(۱۸) اُمّیّون - اُمّی وہ شخص جو جیسا ماں کے پیٹ سے نکلا ویسا ہی رہا کسی نے اصلاح نہ کی -

(۱۹) موسیٰ کے بعد اور رسولوں کا نام نہ لیا عیسیٰ کا لیا - یا اسلیے کہ عیسیٰ علیہ السلام سے ایک سلسلہ شروع ہوا جیسے مسیح موعود سے - ورنہ آپ سے پہلے کئی نبی گزرے ہیں -

(۲۰) وھم یقاتلون - محمد رسول اللہ کو قتل کرنا چاہتے ہو -

(۲۱) فتمنوا الموت - ہمارے ساتھ مباہلہ کرلو -

(۲۲) بنی اسرائیل پر دو وقت خصوصیت سے آئے - عزت کا وقت حضرت سلیمان کے عہد میں - مصیبت کا وقت بابل کی قید میں - انسان ان دونوں حالات میں خدا کی طرف متوجہ ہوتا ہے - مگر بنی اسرائیل نے ایسا نہیں کیا تھا - قرآن مجید بیان فرماتا ہے کہ سلیمان کے وقت لہو ولعب اور بیہودہ گوئیوں میں لگے رہے - اور مصیبت کے وقت خلاف امر الٰہی کاموں میں لگے رہے چنانچہ نبی کریم کے عہد میں سازشیں اور منصوبے کرنے لگے -

(۲۳) اَسْلَمْتُ (لی) خدا کے احکام کے آگے اپنے آپکو ایسا رکھ دینا کہ کوئی پہلو گردن کشی کا نہ رہے گا -

(ب) مُحْسِنٌ - الی اللہ یہ کہ ان تعبد ربک کانک تراہ فان لم تراہ فانہ یراک - اور الی الخلق یہ کہ - ان کے حقوق سے بڑھکر کر دینا - یا حق نہ ہو تو بھی دینا -

(۲۴) بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بے نظیر عجیب بنانے والا ہے -

(۲۵) اُولٰٓئِکَ یُوْصَفُوْنَ بِہٖ - اس رسول کو مانتے ہیں -

(۲۶) ومن اظلم ممن منع مساجد اللہ - جب مسلمان یہود و نصاریٰ کی مسجدوں میں جاکر نماز پڑھتے ہی نہ تھے - تو پھر اسکے کیا معنی ممن منع پس پیشگوئی ہے - کہ مسلمان - یہود و نصاریٰ کے صفات لے کر حقیقی مسلموں کو مساجد میں آنے سے روکیں گے - جیسا کہ آجکل دیکھتے ہو -

(۲۷) بِکَلِمٰتٍ - کچھ احکام کے ساتھ -

(۲۸) مَثَابَۃً - لوٹ کر آنے کی جگہ -

(۲۹) مَقَامِ اِبْرٰھِیْمَ خاص اللہ کی نماز پڑھو پس تم بھی وہ نماز پڑھو - یا جو قبلہ انکا تھا وہی تمہارا ہو -

(۳۰) وَمَنْ کَفَرَ فَاُمَتِّعُہٗ - اس سے ثابت ہوا کہ کفر کی سزا آخرۃ کو ملیگی - دنیا میں شرارتوں کی سزا ملتی ہے - خواہ مومن کہلانے والا کرے -

(۳۱) رَبَّنَا وَابْعَثْ - یہ وہ دعا ہے جسکی قبولیت سیدنا محمد رسول اللہ کی بعثت کی شکل میں ظاہر ہوئی اس رکوع میں بنی اسرائیل کو سمجھایا کہ تم بے عمل ہوگئے تو دعا ابراہیم کے مطابق بنی اسمٰعیل پر فضل ہوگیا - تم (بنی اسرائیل) ظالم بن گئے اسلیے تم سے سلسلہ نبوۃ کا اٹھا لیا گیا - (لایتال عہدی الظالمین

(۳۲) صِبْغَۃَ اللّٰہِ خدا کا بپتسمہ یہ ہے جو خدا کیطرف سے آئے اُسے مان لو - (پارہ اول ختم ہوا)

پارۂ دوم!

(۳۳) فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْہُ اللّٰہِ - ہم والی بنا دینگے اس قبلہ کا -

(۲) یا پھیر دینگے اسکی طرف - احادیث میں آیا ہے کہ پہلے حضرت نبی کریم بیت المقدس کی طرف منہ کرکے نماز پڑھتے تھے - پھر آپ کو حکم ہوا کہ ابراہیمی قبلہ بنالو - اسی پر تم والی بنا دیئے جاؤ گے -

(۳۴) قبلہ کے معنی آدمی کی غرض وغایت اس اعتبار سے ہوں گے کہ یہودیوں اور تمہاری اغراض آپس میں نہ ملیگی - بوجہ ان کی سخت مخالفت کے -

(۳۵) وِجْھَۃٌ - متوجہ ہونے کی جہت - قبلہ - غرض وغایت اسمیں راز وحدت بتایا کہ جدھر سے ہدایت کے داعی کی آواز آئی ادھر ہی توجہ رکھو -

(۳۶) وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتٌ - شہیدوں کو جبکہ مردہ کہنا بھی جائز نہیں تو شہید ان کربلا پر رونے والوں کی غلطی ظاہر ہے - کیوں کہ دوسرے مقام پر فرمایا کہ انھیں مردہ سمجھو بھی نہیں - (۳) عرب لوگ جس مفقود کا بدلہ لے لیا جائے اُسے مردہ نہیں کہتے تھے - پس جن کا بدلا خدا لینے والا ہے انھیں مردہ سمجھکر رونا پیٹنا غلطی ہے -

(۳۷) صَلَوٰتٌ - خاص رحمتیں - رَحْمَۃٌ - عام رحمتیں -

(۳۸) اَشَدُّ - وہ جو دل پر پڑے اُسے توڑ دے اور خود نہ ٹوٹے - بس خدا کی محبت وہی سچی ہے جو دوسری محبتوں پر غالب آئے -

(۳۹) اَنَّ الْقُوَّۃَ - لے لیعلموا ان القوۃ

(۴۰) خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ - شیطانی چال حلال کو حرام یا حرام کو حلال کردیا - دونوں چالوں سے بچو -

(۴۱) وَمَثَلُ الَّذِیْنَ - و کا معطوف علیہ محذوف ہے -

(۴۲) یَنْعِقُ - حیوان محض آواز سنتے ہیں - سمجھتے نہیں اسی طرح جو لوگ داعی الی اللہ کی بات پر عمل نہ کریں وہ چارپائے محض ہیں -

(۴۳) وَمَا اُھِلَّ بِہٖ لِغَیْرِ اللّٰہِ - جسے شہولیا جائے خدا کے غیر کیلئے -

(۴۴) اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْتُمُوْنَ یعنی دنیا حاصل کرنے کیلئے چھپاتے ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"سکندر آباد۔ دکن کا میوہ فروش"

یہ وہ دل آزار الفاظ ہیں۔ جو ہمارے مکرم و معظم سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب کے حق میں ایک شخص کوہ سوار نامی نے انتخاب لاجواب میں استعمال کیے ہیں۔ یہ مضمون نگار لکھتا ہے کہ میرے ایک دوست (جن کا تعارف خود ہی ان الفاظ میں ناظرین سے کرایا ہے۔ نوجوان۔ سیاہ فام۔ نحیف الجثہ۔ نوعمر۔ اور محمد عبدالغفور عابدی نقشبندی نام)

قادیانی نشن کا میوہ فروش احمدی ساکن سکندر آباد

کے اعلان استفسار کا نہایت معقول جواب لکھا ہے جس کا انعام دس ہزار زر کثیر مقرر تھا۔ جسکا خلاصہ مفہوم سائل کا بیان یہ ہے۔

کہ جو مسلمان غیر احمدی یہ ثابت کردے کہ مرزا قادیانی مرحوم از روئے قرآن و حدیث نبی و مرسل نہیں ہیں۔ تو انھیں یہ موعودہ چندہ دیا جائے گا۔

"اسکے اثبات میں مولانا عابدی کے رشحات قلم سے ایک تردیدی مضمون جو ایک پمفلٹ کی شکل میں چھپ کر ثالث کو دیئے اور فیصل کے بعد تبلیغ کیا جائیگا"

ہم ناظرین کرام سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ اصل چیلنج ملاحظہ کریں۔ جس کے الفاظ یہ ہیں "تا سیہ روئے شود ہر کہ دروغش باشد۔ اس شخص کو خلاف واقعہ بات لکھتے ذرا بھی جھجک محسوس نہیں ہوئی۔ چیلنج کیا ہے اور یہ اس کا خلاصہ مفہوم۔ ان دو ٹکڑہ کا زمیں کیا بیان کر رہا ہے۔ کیا یہی وہ ایمان داری ہے جس پر نامہ نگاری کا انتخاب اور اسکے ہم نواؤں کو ناز ہے۔ بہر حال چیلنج یہ ہے۔

چیلنج دیتا ہوں کہ وہ بتلائیں کہ دنیا میں ایسا کون شخص ہے جس نے یہ اعلان کیا ہو۔ کہ

(۱) میں وہی شخص ہوں جس کو اللہ تعالیٰ نے دنیا کی راہ نمائی کے لیے اس زمانہ کا امام بنایا ہے۔

(۲) میں وہی شخص ہوں جو اس صدی کے سر پر مبعوث کیا ہوا خاص مجدد ہوں۔

(۳) میں وہی شخص ہوں جس نے اس صدی کے مجدد و امام زمان مرزا صاحب کے تمام دعاوی دلائل کو جھٹلا کر خود کی صداقت منوایا ہو۔

(۴) میں وہی شخص ہوں کہ میرے اسلامی خدمات سے دنیا کے تمام مذاہب غیر مذاہب وغیر اقوام پر اسلام کی حجت پوری ہو گئی ہے۔ اور خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کے مطابق سچا اسلام دنیا میں قایم کیا ہو۔

(۵) میں وہی شخص ہوں کہ جسکو لاکھوں مسلمانوں کے علاوہ غیر مسلم قوم میں سے بھی بہتوں نے مانا ہے اور میرا سلسلہ رات دن سچے اسلام کی صداقت کو دنیا پر آشکارا کرنے کے کام میں دنیا کے کونوں تک پھیل گیا ہے اور اپنی خدمات میں روز بروز ترقی کے ساتھ مصروف ہے۔

(۶) میں وہی شخص ہوں کہ میرا منکر خدا رسول کا نافرمان اور جہنمی ہے۔

(۷) میں وہی شخص ہوں کہ جو ان باتوں کا ثبوت اپنی شائع شدہ کتابوں سے دے سکتا ہوں۔

خواہ وہ مدعی خود ہو یا اسکا جانشین یا قایم مقام ہو۔ بشرطیکہ وہ ہمارے مذکورہ بالا تمام شرائط کو بعمدگی تمام پبلک کے سامنے پیش کرے۔ اور ہم پر ثابت کر دکھائے تو اس کو یہ عاجز بذریعہ انجمن ہذا دس ہزار روپیہ انعام دینے کو تیار ہے۔ اور یہ رقم ہندوستان کی سب سے بڑی بنک جو بنک آف بنگال کے نام سے مشہور ہے۔ ڈیپازٹ رکھوا دیگا۔ اب انشاء اللہ تعالیٰ دنیا دیکھ لیگی کہ خدا تعالیٰ اس معاملہ میں کسی مدعی کو کامیاب نہ ہونے دیگا۔ تا اس کے برگزیدہ مامور مرسل کی صداقت دنیا پر آشکارا ہو۔ اور قیامت تک اس کے ہر ایک منکر پر خدا کی حجت پوری جائے۔ "انتہی بلفظہ"

اب اسکا جواب نامی کوہ سوار کا۔ نوعمر سیاہ فام۔ نحیف الجثہ دوست لکھے گا وہ ہم دیکھ لینگے۔ چونکہ مقدس طبیعت کے بزرگ متعدد کتابوں کے مصنف اور مؤلف نے لکھا ہے۔ اسلیے انعام وصول کرنا یقینی ہے۔ بہتر ہے کہ چمڑے کی تھیلی تیار رکھی جائے +

آفتاب سے ایک نشان

اہل حدیث کا نامہ نگار محمد علی نام دہولیا (مرشد آباد) سے لکھتا ہے۔

میں تشہد میں تھا کہ آفتاب کی دھوپ مسجد میں نمودار ہوئی۔ مجھ پر اور مقتدیوں پر دن کی روشنی پڑی۔ سلام کے بعد آفتاب کو دیکھا کہ مطلع سے نکل چکا ہے۔ چونکہ مطلع صاف تھا اسپر ابر نہ تھا۔ مسجد اور مطلع کے درمیان کوئی چیز حائل نہ تھی۔ مسجد میں دھوپ کو اور مطلع سے نکلتے ہوئے آفتاب کو میری اور میرے ساتھیوں کی آنکھوں نے دیکھا۔ تقریباً دس منٹ کے بعد غائب ہوا اور ایک گھنٹہ کے بعد پھر بمطابق دستور سورج نکلا میرے پاس ان احباب کی شہادتیں موجود ہیں جو میرے ساتھ دیکھنے میں شریک تھے۔ جناب مولوی شریف احمد صاحب شیخلیپوری مدرس مدرسہ کوچگریہ نے ان کی شہادتیں قلمبند کر کے مجھے دیدی ہیں۔ وہ سب واقعہ مرقومہ کی تصدیق فرماتے ہیں۔ اسمائے گرامی اُنکے یہ ہیں۔

منشی الٰہی بخش صاحب سرکار۔ سکندر منڈل۔ محمد یٰسین سرکار۔ محمد سلیمان طالب علم۔ محمد عبدالجبار۔ محمد عظمت اللہ۔ نادر حسین۔ عبدالحمید۔ محمد عبدالجبار قلاش عشرتی کاملہ ان کے علاوہ اور بھی لوگ ہیں جنکی شہادتیں ابھی مجھ تک قلمبند ہو کر نہیں پہنچی ہیں۔

الغرض مجھے آفتاب ہونے میں ذرہ بھی شبہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نہیں ہو۔ ایسا نہیں کہ مطلع ابر سے گھرا ہوا تھا۔ ابر ہٹا۔ آفتاب دیکھنے میں آیا۔ پھر کالی گھٹا آکر محیط ہوئی اور مجھے آفتاب کے غائب ہونے کا شبہہ ہوا۔ پھر کچھ دیر کے بعد ابر غلیظ ہٹا۔ اور آفتاب دوبارہ نمودار ہوا۔ اور میں نے یہ سمجھا کہ آفتاب اپنے وقت پر بدستور قدیم نکلا۔ جیسا کہ مجھے احباب نے لکھا ہے۔ یہ تاویل ہمارے پیارے دوست کی رکیک تاویل ہے ایسا نہ تھا۔ اور ایسا نہیں ہوا۔ کیونکہ مطلع کے پاس ابر ہی نہ تھا۔ اگرچہ آسمان ابر سے خالی نہ تھا۔ ہمارے پنجاب میں طلوع نہ ہو۔ میں اس جزم کا قائل نہیں ہوں ممکن ہے طلوع ہوا ہو۔ اتفاقی امر ہے لوگوں نے نہیں دیکھا صبح صادق کا وقت ہے۔ موسم برسات ہے آسمان پر ابر غلیظ محیط ہے۔ گرمی کی رات ہے۔ خوشگوار ہوا چل رہی ہے۔ لوگ گہری نیند سو رہے ہیں۔ اکثر مسجدیں خالی پڑی ہیں۔ میدان سنسان ہیں البتہ چڑیاں نغمہ سرائی میں مشغول ہیں۔ تو آفتاب کی کرن ان مسجدوں میں کیسے پڑ سکتی ہے جنکے مشرقی حصے اونچی دیواروں سے گھیرے ہوئے ہیں یا اونچی محاذیں اونچی اونچی عمارتیں ہیں اور کسی مکان میں ایسا بھی ہے کہ مطلع صاف نہیں ہے۔ بلکہ بدلی میں چھپا ہوا ہے۔ بیشک یہ وجود مانع رویت ہیں۔ جناب مولوی عبدالغفور صاحب (ہیڈ مولوی) بٹالہ ضلع گورداسپور نے بھی میرے اس واقعہ کی تصدیق فرماتے ہیں

الغرض میرے نزدیک وہ آفتاب ہی تھا مجھے اس میں کسی طرح شک نہیں ہوتا ہے میں نے خوب اچھی طرح آفتاب کو دیکھا ہے۔ واللہ شہید علی ما اقول والعلم عند اللہ

فاروق۔ ہمیں اس سے کچھ بحث نہیں کہ اہل حدیث صاحبان کو غلط فہمی ہوئی یا واقعی ایسا ہوا۔ ہم صرف یہ کہنا چاہتے ہیں کہ یہ جو لکھا ہے کہ ہماری کیوقت میں آفتاب سے ایک نشان ظاہر ہوگا۔ وہ یہ نشان آفتاب کو کہا کہتے ہیں۔

سورج گرہن کو تو نہیں کہا۔ اب اسے اپنے مسلمہ نشان کو کیا کہتے ہیں۔

معذرت

۲۷ نومبر کے بعد فاروق کا یہ نمبر شائع ہوتا ہے۔ اسکی وجہ سوائے اس کے اور کچھ نہیں کہ کاتب کا انتظام باوجود نہایت سخت کوشش کے نہ ہو سکا۔ ہم نے اشتہار بھی باہر خط و کتابت بھی کی مگر افسوس کوئی کاتب قادیان میں آنے کے لیے تیار نہ ہوا۔ یہ اخبار بڑی مشکل سے لکھوایا ہے۔ جو کاتب ہمنے تیار کروایا تھا وہ بھی ہاتھ سے نکل گیا۔ اب ایک کاتب صاحب نے وعدہ کیا کہ وہ جلد آئیں گے۔ اگر یہ وعدہ پورا ہوا تو ان شاء اللہ

فاروق وقت پر نکلتا رہیگا

ہمیں

اس التوا کا بہت رنج ہے۔ مگر مجبوری ہے کیا کیا جا سکتا ہے ؛

(منیجر)

سامان سکول و دفاتر کیلئے احمدیوں کا اپنا کارخانہ کھلا ہوا ہے

احمدی بھائیوں کی خدمت میں جو کہ سکولوں یا دفاتر میں دسترس رکھتے ہوں اطلاع دیجاتی ہے کہ کارخانہ میں حسب ذیل سامان تیار رہتا ہے۔ بوقت ضرورت طلب فرمائیں۔

(۱) سنگل ڈیسک (۷) سائنس الماری
(۲) ڈبل ڈیسک (۸) ایوارنگ ریک شلیف
(۳) ٹیچر ڈیسک (۹) میپ ریک
(۴) لیکچر کرسی (۱۰) میپ سٹینڈ
(۵) سائنس ٹیبل (۱۱) بال فریم
(۶) اسٹول (۱۲) فائل باسکٹ

ایچ فیض احمد اینڈ سنز کشمیر سٹیٹ ورکس
جموں توی

آنکھ بڑی نعمت ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکے خلیفہ اول حضرت مولوی نورالدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مصدقہ ممیرا۔ اور حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بنایا ہوا

سرمہ ممیرا اور ست سلاجیت اصلی ممیرا

ایک ایسی چیز ہے جو امراض چشم کے لیے بہت مفید ہے۔ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حضور ایک مجمع کے سامنے مسجد مبارک میں ممیرا پیش کیا۔ آپنے اسے بہت فرمایا۔ کہ یہ وہ چیز ہے جس سے ہزارہا روپیہ کماتے ہیں۔ میں نے حضور علیہ السلام کی اجازت کے بعد سلسلہ کے اخبار بدر و الحکم اور رسالہ میگزین میں شائع کیا خدا کا شکر ہے کہ لوگوں نے اس سے فائدہ اٹھایا۔ اور میں بھی بہت فائدہ اٹھایا الحمد للہ علیٰ ذالک

میں اس ممیرا کو ہمیشہ اس نیت سے مشتہر کرتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود کا مصدقہ ہے۔ اور نسخہ سرمہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کا تجویز کردہ ہے۔ جو لوگ امراض چشم میں مبتلا ہیں یا حفظ ماتقدم کے طور پر حفاظت چشم چاہتے ہیں۔ وہ اس سرمہ کو استعمال کریں حضرت حکیم الامۃ کے متعلق فرمایا "برائے امراض چشم بسیار مفید است"

یہ سرمہ دھنیا۔ جاتا۔ پھولا۔ پڑوال۔ سباج اور سرخی آور ابتدائی موتیا بند و دیگر امراض چشم کے لیے مفید ہے۔ قیمت سرمہ قسم اول فی تولہ عہ۱ر یہ سرمہ جسکی آنکھیں دکھتی ہوں ان کے لیے بہت مفید اور مجرب اور مقوی بصر ہے۔ خصوصاً طلباء کے لیے۔

ست سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا ہے جسکی عبارت یہ ہے مقوی جمیع اعضاء نافع صرع۔ مشتہی طعام۔ قاطع بلغم و ریاح۔ دافع بواسیر و جذام و استسقاء و زردی رنگ و تنگی نفس و دق شیخوخیت فساد بلغم و قاتل کرم شکم مفتت۔ سنگ گردہ و مثانہ و سلسل البول و سیلان منی و بیہوشت اور درد مفاصل کے لیے بہت مفید ہے۔ بقدر دانہ خرمہ بہمراہ دودھ استعمال کریں قیمت قسم اول فی تولہ ۱ر

ملنے کا پتہ

احمد نور کابلی تاجر مہاجر قادیان دارالامان
ضلع گورداسپور پنجاب